روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10
الفضل
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
بدھ 4/اپریل 2012ء 11 جمادی الاول 1433 ہجری 4 شہادت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 78

پاک اور ناپاک برابر نہیں

تو کہہ دے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں ہو سکتے خواہ تجھے ناپاک کی کثرت کیسی ہی پسند آئے۔ پس اے عقل والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ (سورۃ المائدۃ آیت 101)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

واضح رہے کہ مذہب کے اختیار کرنے سے اصل غرض یہ ہے کہ تا وہ خدا جو سرچشمہ نجات کا ہے اس پر ایسا کامل یقین آجائے کہ گویا اس کو آنکھ سے دیکھ لیا جائے کیونکہ گناہ کی خبیث روح انسان کو ہلاک کرنا چاہتی ہے اور انسان گناہ کی مہلک زہر سے کسی طرح بچ نہیں سکتا جب تک اس کو اس کامل اور زندہ خدا پر پورا یقین نہ ہو اور جب تک معلوم نہ ہو کہ وہ خدا ہے جو مجرم کو سزا دیتا ہے اور راستباز کو ہمیشہ کی خوشی پہنچاتا ہے۔ یہ عام طور پر ہر روز دیکھا جاتا ہے کہ جب کسی چیز کے مہلک ہونے پر کسی کو یقین آجائے تو پھر وہ شخص اس چیز کے نزدیک نہیں جاتا۔ مثلاً کوئی شخص عمداً زہر نہیں کھاتا کوئی شخص شیر خونخوار کے سامنے کھڑا نہیں ہوسکتا اور کوئی شخص عمداً سانپ کے سوراخ میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ پھر عمداً گناہ کیوں کرتا ہے۔ اس کا یہی باعث ہے کہ وہ یقین اس کو حاصل نہیں جو ان دوسری چیزوں پر حاصل ہے۔ پس سب سے مقدم انسان کا یہ فرض ہے کہ خدا پر یقین حاصل کرے۔ اور اس مذہب کو اختیار کرے جس کے ذریعہ سے یقین حاصل ہوسکتا ہے تا وہ خدا سے ڈرے اور گناہ سے بچے۔ مگر ایسا یقین حاصل کیونکر ہو۔ کیا یہ صرف قصوں کہانیوں سے حاصل ہوسکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ کیا یہ محض عقل کے ظنّی دلائل سے میسر آسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس واضح ہو کہ یقین کے حاصل ہونے کی صرف ایک ہی راہ ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے مکالمہ کے ذریعہ سے اس کے خارق عادت نشان دیکھے اور بار بار کے تجربہ سے اس کی جبروت اور قدرت پر یقین کرے۔ یا ایسے شخص کی صحبت میں رہے جو اس درجہ تک پہنچ گیا ہے۔

(نسیم دعوت- روحانی خزائن جلد19 صفحہ447)

مذہب سے غرض کیا ہے! بس یہی کہ خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات کاملہ پر یقینی طور پر ایمان حاصل ہو کر نفسانی جذبات سے انسان نجات پا جاوے اور خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا ہو کیونکہ درحقیقت وہی بہشت ہے جو عالم آخرت میں طرح طرح کے پیرایوں میں ظاہر ہوگا۔ اور حقیقی خدا سے بے خبر رہنا اور اس سے دور رہنا اور سچی محبت اس سے نہ رکھنا درحقیقت یہی جہنم ہے جو عالم آخرت میں انواع و اقسام کے رنگوں میں ظاہر ہوگا۔ اور اصل مقصود اس راہ میں یہ ہے کہ اس خدا کی ہستی پر پورا یقین حاصل ہو اور پھر پوری محبت ہو۔

(چشمہ مسیحی- روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 352)

سگریٹ اور حقہ پینے کی عادت نہ ہونی چاہئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

''دوستوں کو سگریٹ اور حقہ پینے کی عادت نہ ہونی چاہئے لیکن اگر کسی کو اس کی ایسی عادت پڑ گئی ہے کہ وہ اسے چھوڑ نہیں سکتا تو اسے چاہئے کہ پبلک جگہوں پر یعنی بازاروں میں برسرعام سگریٹ یا حقہ نوشی نہ کرے ...... ایک دفعہ ایک بہت بڑے ملک کے سفیر ربوہ میں آئے انہیں کسی نے یہ بتایا تھا کہ یہاں پبلک میں سگریٹ نوشی نہیں ہوتی اس لئےجس وقت حدود ربوہ میں داخل ہوئے انہوں نے سگریٹ پینا بند کر دیا اور پھر جتنا عرصہ وہ یہاں رہے انہوں نے اپنے کمرے سے باہر نکل کر سگریٹ نہیں پیا ...... پس اگر ایک غیر مسلم سفیر ربوہ کو اس عزت کی نگاہ سے دیکھے مگر ایک احمدی ...... ربوہ کے اس مقام کو نہ پہچانے تو یہ بڑے افسوس کی بات ہوگی۔''

(خطبات ناصر جلد پنجم صفحہ 347، 348)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء مرسلہ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

محترم سید عبدالحی صاحب

پر ماہنامہ انصاراللہ کا خصوصی نمبر

مجلس انصاراللہ پاکستان مکرم و محترم سید عبدالحی صاحب سابق ناظر اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان پر ماہنامہ انصاراللہ کا خصوصی شمارہ شائع کر رہی ہے۔ براہ کرم محترم شاہ صاحب کے سیرت و اخلاق، خدمات سلسلہ و سوانح حیات کے بارہ میں اپنے تاثرات، مشاہدات، یادیں اور مضامین ارسال کر کے ممنون فرماویں۔

پتہ برائے رابطہ: دفتر ماہنامہ انصاراللہ پاکستان ربوہ
فیکس: 0092-476-214631
فون: 0092-476-212982
ansaraullahpakistan@gmail.com
(ایڈیٹر ماہنامہ انصاراللہ پاکستان)

مشعل راہ

نیکی کا بدلہ احسان سے دو اور بدی کے مقابلہ پر ظلم نہ کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 19 مارچ 2004ء میں فرماتے ہیں۔

ایک حدیث مَیں بیان کرتا ہوں، اس میں دیکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے کیا توقعات رکھتے ہیں، حُسنِ خلق کے کس اعلیٰ معیار تک ہمیں لے جانا چاہتے ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم دوسروں کی دیکھا دیکھی ایسے نہ کہو کہ لوگ ہم سے حسن سلوک کریں گے تو ہم بھی ان سے حسن سلوک کریں گے اور اگر انہوں نے ہم پہ ظلم کیا تو ہم بھی ان پر ظلم کریں گے بلکہ تم اپنے نفس کی تربیت اس طرح کرو کہ اگر لوگ تم سے حسن سلوک کریں تو تم ان سے احسان کا معاملہ کرو۔ اور اگر وہ تم سے بدسلوکی کریں تو بھی تم ظلم سے کام نہ لو۔

(ترمذی کتاب البر والصلۃ والادب باب ماجاء فی الاحسان والعفو)

دیکھیں کس قدر حسین تعلیم ہے۔ پھر ہر کوئی اپنا جائزہ لے۔ خوف پیدا ہوتا ہے کیا ہم نے یہ معیار حاصل کرلیا ہے، حکم تو یہ ہے کہ اگر کوئی تم سے معمولی نیکی بھی کرتا ہے تو تم اس سے احسان کا سلوک کرو، جو نیکی تمہارے سے کسی نے کی ہے اس سے کئی گنا بڑھ کر اس سے نیکی کرو اور پھر یہیں بس نہیں کر دینا فرمایا کہ اگر تمہارے سے کوئی برائی بھی کرتا ہے تو پھر بھی تم نے ظلم نہیں کرنا۔ اگر معاف نہیں کر سکتے تو اتنا بدلہ نہ لو کہ ظلم بن جائے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان کرنے کا طریق بھی ہمیں بتا دیا، اس بارے میں ایک روایت ہے۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر کوئی احسان کیا گیا ہو اور وہ احسان کرنے والے کو کہے کہ جَزَاكَ اللّٰهُ خیراً کہ اللہ تعالیٰ تجھے بہترین جزا دے تو اس نے شکریہ ادا کرنے کی انتہا کردی۔

(ترمذی کتاب البر والصلۃ باب فی ثناء بالمعروف)

تو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ احسان کرنے والے کو صرف تکلفاً جزاك اللّٰہ کہنا کافی نہیں بلکہ یہ ایک ایسی دعا ہے جو تمہارے دل سے نکلنی چاہئے کیونکہ احسان کرنے والے کا ممنون احسان ہونے کے بعد اس کا احسان تبھی اتارا جا سکتا ہے کہ تمہارے دل سے اس شکریہ کی آواز نکلے جو عرش تک پہنچے، اللہ ہمیں ایسی دعاؤں کی توفیق دے جن سے پاک معاشرہ قائم ہو جائے۔

پھر حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین باتیں ایسی ہیں کہ جس میں پائی جائیں اللہ تعالیٰ اس پر اپنا دامن رحمت پھیلا دے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ اول یہ کہ کمزوروں پر رحم کرنا دوسرے والدین سے محبت و شفقت کرنا، تیسرے خادموں اور نوکروں سے احسان کا سلوک کرنا۔

(روزنامہ الفضل 29 جون 2004ء)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

6/اپریل 2012ء

5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:25 am	جاپانی سروس
5:40 am	گفتگو پروگرام
6:00 am	لقاء مع العرب
7:30 am	ترجمۃ القرآن
8:55 am	لجنہ اماء اللہ یو کے اجتماع 2010ء
10:05 am	سپاٹ لائیٹ
11:05 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:25 am	گفتگو پروگرام
12:05 pm	گلشن وقف نو
1:15 pm	سرائیکی سروس
2:00 pm	راہ ہدیٰ
3:35 pm	انڈونیشین سروس
5:00 pm	خطبہ جمعہ LIVE
6:10 pm	تلاوت قرآن کریم
6:25 pm	درس حدیث
6:35 pm	میدان عمل کی کہانی
7:25 pm	بنگلہ سروس
8:25 pm	ریئل ٹاک
9:30 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 6/اپریل 2012ء
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	حضور انور کا خطاب بر موقع جلسہ سالانہ

7/اپریل 2012ء

12:35 am	یسرنا القرآن
1:00 am	فقہی مسائل
1:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 6/اپریل 2012ء
3:00 am	ان سائیٹ
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6:00 am	لقاء مع العرب
7:15 am	فقہی مسائل
7:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 6/اپریل 2012ء
9:00 am	سیرت صحابیات ﷺ
9:25 am	راہ ہدیٰ
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
12:10 pm	الترتیل
12:40 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2008ء
1:40 pm	سوال و جواب
2:45 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 6/اپریل 2012ء
3:55 pm	انڈونیشین سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:10 pm	سٹوری ٹائم۔ بچوں کیلئے دینی کہانیاں
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن LIVE
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	گلشن وقف نو
9:20 pm	راہ ہدیٰ LIVE
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:15 pm	گلشن وقف نو

8/اپریل 2012ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:05 am	انتخاب سخن
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 6/اپریل 2012ء
6:30 am	تلاوت قرآن کریم
6:40 am	لقاء مع العرب
7:45 am	درس حدیث
8:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 6/اپریل 2012ء
9:15 am	سٹوری ٹائم۔ بچوں کیلئے دینی کہانیاں
9:30 am	یسرنا القرآن
10:00 am	فیتھ میٹرز
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:30 am	یسرنا القرآن
11:55 am	گلشن وقف نو
1:00 pm	فیتھ میٹرز
2:05 pm	سوال و جواب
3:10 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	سپینش سروس
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:40 pm	یسرنا القرآن
6:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 6/اپریل 2012ء
7:10 pm	بنگلہ سروس
8:10 pm	گلشن وقف نو
9:15 pm	فیتھ میٹرز
10:20 pm	کڈز ٹائم (Kids Time)
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:15 pm	گلشن وقف نو

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

حضرت بابو شاہ دین صاحب۔ یکے از رفقاء 313

میں بھی ان کے لئے پانچ وقت دعا میں مشغول ہوں، وہ بڑے مخلص ہیں۔ (حضرت مسیح موعود)

حضرت بابو شاہ دین صاحب ولد مکرم میاں شیخ احمد صاحب مرحوم اصل میں ساہووالہ تحصیل سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے اور محکمہ ریلوے میں ملازم تھے اور اپنی ملازمت کی وجہ سے جہلم، راولپنڈی، مردان اور ان کے نواح کے مختلف علاقوں میں مقیم رہے۔ بیعت سے پہلے آپ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کے مریدوں میں سے تھے۔ قبول احمدیت کے بعد حضور کے جاں نثار رفقاء میں سے ثابت ہوئے، مہینوں رخصت لے کر حضرت اقدس کی خدمت میں قادیان حاضر ہوتے۔ آپ نے نیکی اور تقویٰ میں بہت ترقی کی اور احمدیت کا نہایت عمدہ نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا جس کے نتیجے میں متعدد سعید روحوں کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔

کتب حضرت اقدس میں ذکر

حضرت بابو شاہ دین صاحب کی بیعت کا قطعی علم نہیں کہ کس سال میں کی۔ 1896ء کے آخر میں حضرت اقدس نے اپنی کتاب ''انجام آتھم'' میں اپنے تین صد تیرہ کبار رفقاء کے اسماء کی فہرست شامل فرمائی جس میں آپ کا نام بھی شامل ہے جس کا مطلب ہے کہ آپ 1896ء سے قبل سلسلہ بیعت میں آچکے تھے، تین صد تیرہ رفقاء کی فہرست میں آپ کا نام 208 نمبر پر موجود ہے۔

اسی طرح حضرت اقدس نے اپنی کتاب ''کتاب البریہ'' میں بھی اپنی جماعت کے معززین اور مخلصین کی ایک فہرست شامل فرمائی ہے جس میں آپ کا نام 75ویں نمبر پر ''منشی شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر دینا ضلع جہلم'' موجود ہے۔ (روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 352)

آپ کی دعوت الی اللہ

قبول احمدیت کے بعد ساری زندگی دعوت الی اللہ میں گزاری اور دن رات (دین حق) کے اس تجدیدی پیغام کو لوگوں تک پہنچایا۔ اپنی ملازمت کے سلسلے میں مختلف جگہوں پر متعین رہے لہٰذا جہاں رہے احمدیت کے داعی بن کر رہے۔ حضرت اقدس اور احمدیت کی صداقت اور سچائی کے متعلق مباحثات بھی کیے اور احمدیت کے متعلق غلط افواہوں کا ازالہ کیا۔ ان مباحثات کے خوش کن نتائج اور پیغام میں برکت کے لیے آپ حضرت اقدس سے بھی ان مباحثات و مکالمات کا ذکر فرماتے، حضرت نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ اپنی 25 نومبر 1901ء کی ڈائری میں حضور کی سیر کا حال لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

''سیر میں سٹیشن ماسٹر مردان (مراد حضرت بابو شاہ دین صاحب۔ ناقل) کے بعض لوگوں سے مباحثہ وغیرہ کے تذکرہ پر فرمایا کہ مباحثہ قولی کی بجائے مباحثہ عملی زیادہ موثر اور مفید ہوتا ہے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو اپنا عمدہ نمونہ دکھانا چاہئے، تقویٰ اختیار کرنا چاہئے، تقویٰ سے ظفر مندی، قرب خدا اور رعب پیدا ہوتا ہے''۔

(رفقائے احمد جلد دوم صفحہ 923 از ملک صلاح الدین صاحب ایم اے)

پس آپ نے جہاں قول کے ذریعے پیغام حق پہنچایا وہاں اپنے فعل کے ساتھ بھی لوگوں کے دل جیتے۔ احمدیت کا پیغام پہنچانے میں آپ حضرت اقدس کی تحریرات کے علاوہ اخبار الحکم و بدر کی بھی خوب اشاعت کرتے اور لوگوں کو قادیان کے ساتھ جوڑ دیتے، ایڈیٹر اخبار الحکم حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب بیان کرتے ہیں:

''بابو شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر گولڑہ ضلع راولپنڈی ہمارے اخبار کے پرانے سرپرست سچے خیر خواہ ہیں، الحکم میں متعدد مرتبہ آپ کا تذکرہ ہوا ہے۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے ایک یہ خوبی عطا کی ہے کہ وہ جہاں کہیں جاتے ہیں کسی نہ کسی شخص کو سلسلہ عالیہ کی طرف لانے کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ وہ اپنے عزیز الحکم کو کبھی نہیں بھولتے بلکہ ان کا مقولہ ہے کہ میں الحکم کی خریداری قومی نشان سمجھا کرتا ہوں اور ہر نئے احمدی کو اس کی خریداری پر توجہ دلانا اپنا فرض۔ غرض الحکم کی توسیع اشاعت کے فرض سے وہ غافل نہیں رہتے، گولڑہ جا کر آپ الحکم کے لیے ایک خریدار بھیجتے ہیں، جزاہ اللہ احسن الجزاء۔''

(الحکم 31 مارچ 1904ء صفحہ 11 کالم 3)

آپ کی اسی نیکی کا ذکر ایڈیٹر اخبار الحکم حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب نے بعض اور جگہوں پر بھی کیا ہے، دو حوالے ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

(1) ہمارے ناظرین منشی شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر مردان سے خوب واقف ہیں، وہ اس سلسلہ میں قابل قدر شخص ہیں، (دعوت الی اللہ) و اشاعت کا سچا شوق رکھتے ہیں جہاں جاتے ہیں ایک جماعت ضرور بنا دیتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 453)

(2) ''ہم اپنے مکرم بھائی بابو شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر کے شکر گزار ہیں جنہوں نے مردان جیسے مقام پر عہد کیا ہے کہ کم از کم الحکم کے دس پرچے جاری کرائیں گے ...... بابو شاہ دین صاحب نے اپنے اخلاق اور چال چلن کا مردان میں ایسا اچھا نمونہ دکھایا ہے کہ انھوں نے اکثر لوگوں کو اپنا گرویدہ اور اس سلسلہ عالیہ کا عاشق زار بنا لیا ہے......''

(الحکم 31 مئی 1901ء صفحہ 15 کالم 2)

23 مئی 1902ء کو آپ نے حضرت اقدس کے نام ایک خط لکھا جس میں اپنے ایک مباحثہ کا تفصیلی ذکر فرمایا چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

میرے پیارے آقا مرشد و مولا حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود ادام اللہ برکاتکم

......از یں صوب کمترین شاہ دین آداب بندگانہ و تسلیمات غلامانہ کے ساتھ عرض پرداز ہے کہ چند روز ہوئے کہ .... جو اپنے تئیں کسی شیطانی القا کی بنا پر خلیفۃ المسیح بواسطہ خواجہ خضر ظاہر کرتا ہے اور حضور کے مقابل دو ایک اشتہار بھی بغرض مقابلہ دے چکا ہے، یہاں مردان میں آیا اور مقامی دیسی حکام و دیگر اہلکاروں میں یہ شور مچانا شروع کیا کہ میں نے تین چار اشتہار مرزا صاحب کے مقابل شائع کیے ہیں اور خود بھی اسی غرض سے بٹالہ تک گیا ہوں تا اگر وہ لکھیں تو قادیان ہی میں پہنچ کر ان کا مقابلہ کروں مگر مرزا صاحب نے جواب تک نہیں دیا اور اس جواب نہ دینے کو حضور کے فرار اور عجز کی طرف محمول کیا۔ آخر جب یہ زہر اس نے عوام الناس میں بھی پھیلانا چاہا تو برادرم میاں محمد یوسف صاحب اپیل نویس نے بذریعہ رقعہ خاکسار کو اس شور و فساد سے اطلاع دی اور مجھے بلایا تا ہم دونوں جا کر اس کے دعاوی اور مقاصد دریافت کریں چنانچہ خاکسار اپنے کام سے فراغت پا کر اسی روز قریب شام بہ ہمراہی میاں محمد یوسف صاحب موضع بگٹ گنج میں سردار امیر عالم خان صاحب تحصیلدار کے مکان پر گیا جہاں وہ دشمن حق اترا ہوا تھا......''۔

اس کے بعد سارے مباحثہ کی روداد لکھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے لاجواب کر دیا اور وہ خاموش ہو گیا۔ اور پھر بٹالہ کے رہنے والے ایک صاحب میاں حسین بخش صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی آمد کا ذکر کیا اور لکھا کہ انھوں نے ہمارے مباحثہ کا حال سن کر اس خود ساختہ خلیفہ کو کہا:

''کہ آپ اس خیال مقابلہ کو چھوڑ دیں، آپ تو مرزا صاحب کے مریدوں سے بھی تاب مقابلہ نہیں رکھتے''۔

(الحکم 31 مئی 1902ء صفحہ 16-13)

غرض یہ کہ آپ کی قولی و فعلی دعوت الی اللہ کا اثر تھا کہ بہت سے متلاشیان حق راہِ حق کے راہی ہوئے۔ حضرت ملک محمود خان صاحب رئیس معیار ضلع مردان (وفات 2 جنوری 1959ء) بیان کرتے ہیں:

''1901ء میں نوشہرہ سے بجانب درگئی مالاکنڈ ریلوے لائن بڑھائی گئی۔ حضرت بابو شاہ دین صاحب جو حضرت احمد کے پاؤں کی طرف دفن ہیں، مردان کے ریلوے سٹیشن کے سب سے پہلے سٹیشن ماسٹر مقرر ہوئے۔ وہ نہایت مخلص، دیندار اور با اخلاق احمدی تھے اور احمدیت کے قابل قدر (داعی) تھے، جن کی جدوجہد سے بگٹ گنج مردان میں جماعت احمدیہ کی بنیاد پڑی۔ آپ مہمان نواز اور جاذب شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کے نیک نمونہ اور حسن اخلاق سے نوشہرہ سے لے کر درگئی تک اکثر ریلوے ملازم احمدیت میں داخل ہوئے۔''

(رفقائے احمد جلد دہم صفحہ 206 نیو ایڈیشن از ملک صلاح الدین صاحب ایم اے)

عاقبت متقی کے لیے ہے

ایڈیٹر صاحب اخبار الحکم ایک اور جگہ پر حضرت اقدس کی مجلس میں آپ کی تبدیلی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ہمارے ناظرین منشی شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر مردان سے خوب واقف ہیں، وہ اس سلسلہ میں قابل قدر شخص ہیں، (دعوت الی اللہ) و اشاعت کا سچا شوق رکھتے ہیں، جہاں جاتے ہیں ایک جماعت ضرور بنا دیتے ہیں۔ الحکم کے خاص معاونین میں سے ہیں۔ بہر حال ناظرین یہ بھی جانتے ہیں کہ مردان میں بعض شریر النفس لوگوں کی طرف سے ان کو سخت ایذائیں دی گئیں اور آخر ان کی شرارت سے ان کی تبدیلی ہوگئی۔ حضرت اقدس کے حضور جب ان کی تکالیف اور مصائب کا ذکر ہوا تھا تو آپ نے صبر اور استقامت کی تعلیم دی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آخر خدا تعالیٰ نے اظہار حق کیا۔ افسران بالا دست نے بدوں کسی قسم کی تحریک کے جو منشی صاحب کی طرف سے کی جاتی از خود اس مقدمہ کی تفتیش کی اور انجام کار منشی شاہدین صاحب ترقی پر گوجرخان ایک عمدہ سٹیشن پر تبدیل ہوئے اور ان کے متعلق بہت ہی اطمینان بخش رائے افسروں نے قائم کی، غرض جب منشی صاحب کی اس کامیابی کا ذکر ہوا فرمایا: ''عاقبت متقی کے لئے ہے''۔

برگردن او بماند ما بگذشت والا معاملہ ہو گیا، خدا تعالیٰ نیک نیت حاکم کو اصلیت سمجھا دیتا ہے اگر اصلیت نہ سمجھیں تو پھر اندھیر پیدا ہو۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 453)

مقدمہ دیوار میں حضور کے نام مبارکباد

1901ء میں مقدمہ دیوار کی کامیابی کی خوشی

میں آپ نے مردان سے تمام ممبران جماعت کی معیت میں ایک عریضہ حضرت اقدس کی خدمت میں بھجوایا جس سے آپ کے حضرت اقدس پر ایمان اور حضور سے بے حد محبت کا ایک اور نظارہ ملتا ہے، نیز احباب جماعت کی قادیان کے ساتھ محبت اور رابطے کا بھی علم ہوتا ہے۔ آپ حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں:

بحضور اقدس...... مسیح موعود و مہدی مسعود ادام اللہ برکاتکم۔

......اما بعد احقر العباد شاہ دین...... نہایت ادب سے عرض پرداز ہے کہ آج علی الصبح خبر فرحت اثر پہونچی کہ برادرم خواجہ کمال الدین صاحب دارالامان سے واپس تشریف لائے ہیں اور خدا کے فضل سے مقدمہ دیوار میں کامیابی ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار در ہزار شکر ہے کہ بداندیش موذیوں کی ایذا رسانی بارے خاتمہ پر پہنچی اور الٰہی نصرت نے آخر الامر دشمنان دین کو ذلیل اور روسیاہ کیا اور نقارہ کی چوٹ سے تبارک و تعالیٰ کا وعدہ حقہ سچا ثابت ہوا...... یہاں کی جماعت احمدی صدق دل سے اس کامیابی پر حضور کو مبارکباد دیتی ہے۔

کل ایک غیر معمولی طور پر اخبار الحکم کا انتظار تھا چنانچہ بعد دوپہر دوستوں کو ملا اور وہ سب حسب معمول شام کو میرے مکان پر جمع ہوئے اور بعد نماز مغرب حبی فی اللہ میاں محمد یوسف صاحب اپیل نویس مضامین مندرجہ اخبار الحکم بھائیوں کو سنانے لگے۔ چنانچہ جب واقعات مقدمہ گورداسپور پڑھنے لگے تو حاضرین کے دلوں پر ایک خارق عادت اثر محسوس ہوا اور مدعا علیہم کی جرح کے جواب میں حضور کا پرشوکت استقلال اور رعب ناک تحدی دیکھ کر بے اختیار دلوں سے نکلا کہ اے خدا کے برگزیدہ مسیح تجھ پر اللہ کا سلام اور رحمت ہو، لاریب یہ صرف تیرا ہی کام تھا کہ انوار و برکات کو جو مرور زمانہ سے فسانہ کے رنگ میں ہو چلے تھے اپنی قوت قدسیہ سے از سر نو تازہ کر دیا۔ غرض ساڑھے گیارہ بجے رات تک پیشگوئی منتظرہ کے بارہ میں احباب میں باتیں ہوتی رہیں اور نماز عشا کے بعد سب احباب بشاش حالت میں رخصت ہوئے۔

......ان سب بھائیوں کا ارادہ ہے کہ عنقریب اس غلام کے ہمراہ حضور کے اقدام میمنت التزام میں حاضر ہو کر حضور کے برکات سے حصہ لیں۔

چونکہ یہ عریضہ حضور کی خدمت میں بطور مبارکبادی فتح مقدمہ جماعت احمدی کی طرف سے بھیجا جاتا ہے اس لئے سب بھائیوں نے اپنے اپنے دستخط نیچے قلم بند کر دیے ہیں اور ملتجی ہیں کہ ان کے حق میں دعائے خیر فرمائی جاوے۔ والسلام

31/اگست 1901ء

کمترین شاہ دین احمدی سٹیشن ماسٹر مردان سٹیشن ضلع پشاور علاقہ یوسف زئی

(الحکم 17 اگست 1901ء صفحہ 15)

چنانچہ اس کے تقریباً تین ماہ بعد آپ اپنے اہل و عیال کے ساتھ قادیان حاضر ہوئے، اخبار الحکم لکھتا ہے:

''اس ہفتہ میں بہت سے مہمان تشریف لائے جن میں سے بابو شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر، منشی محمد یوسف صاحب اپیل نویس مردان سے اپنے اہل و عیال کو لے کر ایک اچھے عرصہ تک حضرت اقدس کی صحبت سے فیض اٹھانے کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔''

(الحکم 24 نومبر 1901ء صفحہ 15 کالم 1)

آپ کی بیماری اور حضور کی مسیحائی

زلزلہ 1905ء کے دنوں میں ایک مرتبہ آپ بیمار ہوئے جبکہ آپ قادیان میں حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضرت ملک حسن محمد صاحب آف سمبڑیال (بیعت: 1904ء۔ وفات 16 اپریل 1959ء) آپ کی اس بیماری اور حضور کی شفقت کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں:

''انہیں دنوں باغ کا واقعہ ہے کہ عصر کی نماز کے بعد جناب بابو شاہ دین صاحب کو جو ساہووالا ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے اور حضرت اقدس کے قدموں میں خاص چار دیواری کے اندر مدفون ہیں، کو بخار ہو گیا اور شدت بخار سے آپ کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا آپ ایک چھوٹی سی چارپائی پر باغ میں جہاں نمازیں پڑھی جاتی تھیں لیٹے ہوئے تھے اور ہم چند آدمی پاس بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے، حضور باہر تشریف لائے اور ہم سب اٹھ کھڑے ہوئے بابو شاہ دین بھی اُٹھ کھڑے ہوئے، حضور نے فرمایا السلام علیکم! بابو صاحب کیا حال ہے؟ انھوں نے کہا کہ حضور بخار ہو گیا ہے، حضور نے بابو شاہ دین کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا بخار و فار تو کچھ نہیں ہے بعدہٗ ہم سب نے بابو صاحب کو دیکھا کہ بخار بالکل نہیں تھا اور بابو صاحب تندرست تھے اور مغرب کی نماز انھوں نے ہمارے ساتھ ادا کی۔''

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 7 صفحہ 163)

نظام وصیت میں شمولیت

حضرت مسیح موعود کے رسالہ ''الوصیت'' کے مطالعہ کے بعد فوراً اس آسمانی نظام میں شامل ہوگئے اور 3 فروری 1906ء کو اپنی وصیت تحریر کرتے ہوئے لکھا:

''......امابعد رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود نے بطور آخری وصیت حال میں شائع فرمایا ہے، میں نے غور سے پڑھا۔ اس کے مطالعہ سے دنیا و مافیہا کی بے ثباتی کا نقشہ آنکھوں کے آگے پھر گیا اور یہ سمجھ کر کہ شائد موت کا پیام کس وقت آ جاوے اور پھر اس وقت کچھ لکھنے یا لکھانے کا موقعہ نہ مل سکے اور اس طرح زندگی کے ایک آخری اور ضروری امر کے اظہار سے قاصر رہ جاؤں، میں نے ارادہ کیا کہ اپنی وصیت قلمبند کر کے شائع کر دوں چنانچہ میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر بقائمی ہوش و حواس ذیل میں اپنی وصیت تحریر کر کے شائع کرتا ہوں اور سچے دل سے دعا کرتا ہوں کہ مولا کریم میری اس تحریر کو اپنی رضا جوئی کا ذریعہ بناوے، آمین۔'' (بدر 9 فروری 1906ء صفحہ 5)

آپ ابتدائی موصیان میں سے تھے، آپ کا وصیت نمبر 9 تھا۔

آپ کی آخری بیماری اور حضور کی انتہائی شفقت

آخری عمر میں آپ بیمار ہوگئے اور قادیان حاضر ہوئے، حضرت اقدس ان دنوں لاہور (اپریل، مئی 1908ء) تشریف لے گئے لیکن آپ کی خبرگیری کا پورا خیال رکھا اور قادیان میں موجود حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کو آپ کے علاج معالجہ کی تاکید فرمائی، چنانچہ حضور حضرت ڈاکٹر صاحب کے نام ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

''اور میری دلی خواہش ہے کہ آپ تکلیف اٹھا کر ایک دفعہ اخویم بابو شاہ دین صاحب کو دیکھ لیا کریں اور مناسب تجویز کریں۔ میں بھی ان کے لئے پانچ وقت دعا میں مشغول ہوں، وہ بڑے مخلص ہیں ان کی طرف ضرور پوری توجہ کریں۔''

ایک اور مکتوب میں فرماتے ہیں:

''بابو شاہ دین صاحب کی تعہد اور خبرگیری سے آپ کو بہت ثواب ہوگا۔ میں بہت شرمندہ ہوں کہ ان کے ایسے نازک وقت میں قادیان سے سخت مجبوری کے ساتھ مجھے آنا پڑا اور جس خدمت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے میں حریص تھا، وہ آپ کو ملا۔ امید کہ آپ ہر روز خبر لیں گے اور دعا بھی کرتے رہیں گے اور میں بھی دعا کرتا ہوں۔''

(سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب صفحہ 426)

وفات

یہی بیماری جان لیوا ثابت ہوئی اور آپ نے حضور کی وفات سے قبل 15 مئی 1908ء کو بعمر تقریباً 38 سال قادیان میں ہی وفات پائی اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

اخبار ''الحکم'' نے خبر وفات دیتے ہوئے لکھا:

''15 اور 16 مئی 1908ء کی درمیانی رات کو 10 بجے بابو شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر جو اس سلسلہ کے بڑے ہی مخلص اور سرگرم ممبر تھے، قادیان ہی میں آکر فوت ہوگئے۔ مرحوم کئی سال سے بعارضہ سل بیمار تھے، کئی مرتبہ اس مرض کے دور ہوئے اور آرام ہوگیا، اس دفعہ ایسے گرے کہ پھر نہ اٹھے۔ مرحوم کو حضرت اقدس کے ساتھ خاص محبت اور اخلاص تھا اور خود حضرت حجۃ اللہ بھی اُن کی اس ارادت اور عقیدت کی قدر فرماتے تھے۔ مرحوم جہاں کہیں رہے سلسلہ کی اشاعت میں سرگرم رہے اس کام میں انھوں نے تکالیف بھی اُٹھائیں مگر ایک دم کے لئے بھی پروانہ کی۔ اگرچہ مرحوم نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی مگر بہت سی روحیں اُن کے لئے باقیات الصالحات کا کام دیں گی جن کے لئے اللہ تعالیٰ کے محض فضل سے وہ ذریعہ ہدایت ہوئے۔ مرنے والے میں بہت سی خوبیاں تھیں اور وہ احمدیت کا ایک درخشندہ نمونہ تھے۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے اور اپنی زندگی کی اصل غرض کو پاگئے، اللہ تعالیٰ اُن کے مدارج میں ترقی بخشے اور ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل دے۔''

(الحکم 18 مئی 1908ء صفحہ 1 کالم 1)

عائلی زندگی

آپ کی دو بیویاں تھیں، ایک کا نام حضرت کرم بی بی صاحبہ اور دوسری محترمہ رسول بی بی صاحبہ تھیں۔ دونوں بیویاں بھی نہایت مخلص اور دینداری کی صفت سے متصف تھیں۔ آپ کی اہلیہ محترمہ کو ''الدار'' میں رات کے وقت پہرہ دینے کی سعادت بھی حاصل ہے۔ (سیرت المہدی حصہ سوم روایت نمبر 786) آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔

مساکین کی خدمت

صحابہ کرامؓ انسانیت کا اس قدر درد رکھنے والے تھے کہ وہ کوشش کرتے تھے کہ کمزوروں کے حالات سے نہ صرف آگاہ ہوں بلکہ ان کی مدد و استعانت بھی کریں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس قدر مسکین نواز تھے کہ اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے تھے جب تک کسی مسکین کو اپنے ساتھ کھانے میں شریک نہ کرلیں۔

(بخاری کتاب الاطعمہ باب المومن یاکل فی معیٍ واحد)

حضرت جعفرؓ اصحاب صفہ کے ساتھ خاص لطف و مدارت سے پیش آتے۔ ان کے ساتھ اٹھتے، بیٹھتے، ان کی ضروریات کا خیال رکھتے۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں جب مجھے بھوک ستاتی تو میں لوگوں سے ان آیات کا مطلب پوچھتا جن میں یہ ذکر ہے کہ مساکین اور بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔ جب بھی حضرت جعفرؓ سے پوچھنے کا اتفاق ہوتا تو وہ پہلے اپنے گھر لے جا کر کھانا کھلاتے۔ پھر کوئی اور بات کرتے اور حضرت جعفر مسکین لوگوں سے محبت کرتے تھے ان کے ساتھ بیٹھتے ان سے گفتگو کرتے۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام ہی ابوالمساکین رکھا ہوا تھا۔

(ترمذی کتاب المناقب باب مناقب جعفر بن ابی طالبؓ)

ابن کریم

کچھ یادیں کچھ باتیں مکرم ناصر احمد صاحب ظفر بلوچ کی

یہ ممکن ہے کوئی بلبل خلاف اپنی طبیعت کے
گلوں سے دشمنی رکھ کر نثارِ خار ہو جائے
یہ ممکن ہے کہ پانی چھوڑ کر اپنی برودت کو
حرارت میں بدل جائے سراسر نار ہو جائے
یہ ممکن ہے کوئی محمود شان بے نیازی میں
ایاز باوفا سے برسرِ پیکار ہو جائے
غرض سب کچھ یہ ممکن ہے مگر یہ ہو نہیں سکتا
کہ احمد کی جماعت کا ظفر غدار ہو جائے

آغاز میں مکرم ناصر احمد بلوچ کے والد گرامی جماعت کے مشہور شاعر و عالم دین محترم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ کے اشعار اس لئے لگائے ہیں کہ ان اشعار کی پوری آب وتاب ان کے بیٹے پر صادق آتی ہے کہ آپ نے 1974ء، 1986ء اور اس کے بعد کے پرخار سالوں میں انتظامی امور میں اس ٹیم میں شامل رہے جو ہراول دستہ کہلاتی ہے۔ بلکہ عجیب حکمت کے ساتھ قرب وجوار کے بڑے بڑے زمینداروں اور سیاستدانوں کا رخ خلافت کی طرف اس طرح موڑتے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور آپ کے بعد موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو دعا کے خطوط لکھنے کے بارے راغب کرتے بلکہ لکھوا کر فیکس کرواتے پھر خلفاء سلسلہ کی طرف سے جو جواب آتا اسے خود بھی اپنی فائلوں میں محفوظ کر لیتے انہیں بھی بھجواتے۔ براہ راست قانون نافذ کرنے والے اداروں اور قرب و جوار کے سیاسی نشیب وفراز کے حوالے سے رابطہ رہتا تھا ان سب تعلقات اور امور کے خاص ماہر تھے۔ مختصر یہ کہ شیروں کی کچھاروں میں با سانی آ جاسکتے تھے۔ بلکہ آپ کے اخلاق سلیقہ اور نیکی وخلوص اور مہمان نوازی کی وجہ سے دوسرے آپ کی طرف کھنچے چلے آتے تھے۔ یہ فن خدا نے آپ کی مدبرانہ صلاحیتوں اور عاجزانہ ومنکسرانہ مزاج کی وجہ سے ودیعت کیا ہوا تھا اور پھر خطرناک سے خطرناک مراحل اور مسائل کو آسان کروا دینا انہی کا کام تھا۔ بلکہ عاجزی اور انکساری کا عالم یہ تھا ہمارے ایک دوست نصیر احمد چوہدری صاحب دارالفتوح شرقی بتاتے ہیں کہ یہ میں نے خود دیکھا اور کئی دوستوں سے سنا کہ بعض تیز مزاج لوگ آپ کو اپنے مسائل کے سلسلہ میں منہ پر سخت الفاظ کہہ دیتے تھے مگر آفرین ہے اس مخلص خادم سلسلہ پر کہ ان کی پیشانی پر کوئی بل نہ آتا تھا۔ صبر کرتے تھے اور حوصلہ دکھاتے تھے۔ بلاشبہ یہ بھی خلافت کے ساتھ پختہ تعلق ہی کا فیض تھا اور حضرت مسیح موعود کی تعلیم اور نصیحت پر عمل تھا آپ فرماتے ہیں۔

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار
کہ وہ لوگ جن کی تگ و دو سے پھول نکلتے ہیں
بڑی تلاش بڑی جستجو سے ملتے ہیں

ان کی اصل طاقت اور برکات کا راز مکرم سابق صدر صاحب عمومی صاحب نے ہمیں بتایا کہ کسی بھی انتظامی اور سیاسی معاملہ میں کوئی بڑے سے بڑا افسر بھی کوئی بات کہتا تو جواب میں کہتے میں اپنے افسر سے بات کرنے کے بعد جواب دوں گا یعنی صدر صاحب عمومی سے مشورہ اور راہنمائی کے بعد بات کروں گا۔ نہایت عاجزی سے اپنی رائے کا اظہار کرتے معاملہ سامنے رکھتے پھر جو نظام جماعت کہتا وہ مؤقف بلاچون وچرا اپنا لیتے۔ مجھے آپ کے بیٹے مکرم آصف بلوچ صاحب نے آپ کی آخری بیماری کا آنکھوں دیکھا واقعہ اس طرح بیان کیا کہ ابا بیماری کی وجہ سے گھر میں صاحب فراش تھے کہ ایک کانسٹیبل آیا اور اس نے ڈی ایس پی صاحب کی طرف سے ایک پیغام دیا آپ نے اس کو کہا کہ دیکھو تم کانسٹیبل ہو اور تم ڈی ایس پی نہیں بن سکتے اس نے جواب دیا کہ بالکل نہیں سر۔ تو آپ نے اس کو سمجھاتے ہوئے کہا کہ بالکل اسی طرح جس طرح تم اپنے افسر کے ماتحت ہو میں بھی بالکل اسی طرح اپنے نظام کے ماتحت ہوں اور اپنے افسر کے ماتحت ہوں میں یہ معاملہ صدر صاحب عمومی کو بھجواتا ہوں جو وہ ارشاد فرمائیں گے اس کے مطابق ہوگا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''اطاعت کوئی چھوٹی بات نہیں اور سہل امر نہیں یہ بھی ایک موت ہوتی ہے۔ جیسے ایک زندہ آدمی کی کھال اتار دی جائے ویسے ہی اطاعت ہے۔'' (الحکم 31 اکتوبر 1902ء)

یہی وہ بنیادی عناصر ہیں کہ جن کی وجہ سے نظام جماعت اور نظام کی روح کا رعب قائم ہے۔ تھوڑے بھی زیادہ دکھائی دیتے ہیں۔ تسبیح کے دانوں کی مانند امام سے جڑے نظر آتے ہیں۔ مراد آباد کے مشہور مصنف جناب اشفاق حسین صاحب ممتاز (سابق میونسپل کمشنر مراد آباد) اپنے کتابچہ خون کے آنسو میں لکھتے ہیں۔

''ہم سات کروڑ تو ہیں لیکن ہم سات کروڑ آدمیوں کی بھیڑ ہیں ہم اپنے آپ کو جماعت نہیں کہہ سکتے البتہ احمدی صاحبان اپنے آپ کو جماعت کہہ سکتے ہیں۔

مجھے یاد ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی ایک خوبی کا اظہار کچھ اس طرح بھی فرمایا تھا۔ کہ آپ تمام معاملات خلیفۃ المسیح کو بھجوا دیتے تھے۔ دعاؤں کا رخ لوگوں کا رخ خلیفۃ المسیح کی طرف کرتے تھے۔ اس انداز کی جھلک میں نے بہت نمایاں طور پر مکرم ناصر احمد ظفر صاحب میں دیکھی اور دوسرے ملنے جلنے والوں کا بھی یہی تاثر اور مشاہدہ ہے۔ یہاں ایک معزز سیاسی شخصیت جو میرے وہاں تعزیت کے دوران آئی انہوں نے بتایا اور یہ بات وہ اس انداز سے بھری مجلس میں سنا رہے تھے جس طرح ہم احمدی مزے مزے سے حضرت خلیفۃ المسیح کی محبتوں عنایتوں اور خطوط کا ذکر اپنی مجلسوں میں کرتے ہیں۔ وہ اس طرح خلفاء سلسلہ کا نام بڑے ادب اور محبت سے لے رہے تھے کہ ان کے انداز گفتگو سے محبت ٹپک رہی تھی اور خلفاء سلسلہ کے نام حضرت لگائے بغیر نہ لیتے تھے۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ روابط اور خطوط اور تعلقات کا ذکر کیا اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ اور پھر موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بڑی محبت کے ساتھ ذکر کیا اور ان سب باتوں سے یہ نتیجہ نکالتے تھے کہ ان عنایات میں مکرم ناصر احمد صاحب ظفر کا بڑا ہاتھ تھا۔ بلکہ ہمارے اور جماعت کے درمیان پل کا کردار ادا کرتے تھے۔ بلکہ انہوں نے بتایا کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو لندن میں بھی جا کر ملا ہوں اور آپ کے موجودہ امام صاحب کو بھی وہاں جا کر ملا ہوں۔ یہ راہ دکھانے والے ناصر احمد ظفر صاحب تھے۔ اس سیاسی شخصیت پر آپ کی وفات کا اتنا گہرا اثر تھا کہ وہیں بیٹھے بیٹھے انہوں نے بعض اور دوسرے بڑے سیاسی عمائدین کو فون کر کے مکرم ناصر احمد ظفر صاحب کی وفات کی اطلاع دی اور ساتھ ہی تاکید کی کہ ان کے افسوس پر ضرور آئیں۔ غیروں کی دلی تعزیت اور افسوس پر محترم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب کا شعر یاد آ گیا۔

پھول آخر پھول ہیں ہر حال میں مہکیں گے وہ
گلستاں کا نام رکھ دے کوئی خارستاں تو کیا

بظاہر ناموافق ماحول اور ناسازگار حالات ہیں مگر آفرین ہے اس مرد مجاہد پر کہ خلفاء سلسلہ اور نظام جماعت کی محبت میں اس انداز سے زندگی گزاری کہ اپنے تو افسردہ تھے ہی بظاہر پرائے اور اغیار بھی اس جانے والی پاک روح کو خراج عقیدت پیش کر رہے تھے۔ اس کی نیکیوں کے گن گا رہے تھے۔ حضور اکرم ﷺ کی ایک نصیحت یاد آ گئی ایک صحابی نے نیا نیا مکان بنایا اور حضور اکرم ﷺ کو افتتاح کی درخواست کی حضور اکرم ﷺ ازراہ شفقت وہاں تشریف لے گئے اور ایک روشن دان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا کہ یہ روشن دان کس غرض کیلئے رکھا ہے عرض کیا گیا کہ حضورؐ ہوا کیلئے۔ فرمایا اگر نیت اذان کر لیتے تو کیا ہوا نہیں آنی تھی۔ تمہیں تمہاری نیت کا ثواب مل جاتا۔ بلاشبہ اس بظاہر چھوٹی مگر نتیجہ کے لحاظ سے بہت بڑی بات کو اپنا لیا جائے تو پھر ایسے ہی دلکش مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ کہ بظاہر انسان زندگی گزار رہا ہوتا ہے اور اپنے مشاغل میں مصروف ہوتا ہے مگر نیت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ اس کے ہر ہر لمحے پر پیار کی نظر ڈالتا ہے اور اسے قیمتی سے قیمتی بناتا چلا جاتا ہے۔ اور پھر اس قیمتی متاع کو لے کر وہ ہنسی خوشی اپنے رب کے حضور حاضر ہوتا ہے۔ کسی نے بڑی ہی خوبصورت مثال دی ہے کہ اے انسان تو اپنی پیدائش پر غور کر جب تو پیدا ہوا تھا تو رو رہا تھا مگر تیرے اردگرد بیٹھے ہوئے لوگ ہنس رہے تھے اور خوشیاں منا رہے تھے۔ مبارکبادیں دے رہے تھے۔ اب تو زندگی اس انداز سے گزار کہ جب تو اس دنیا سے رخصت ہو رہا ہو تو معاملہ پیدائش سے بالکل مختلف ہو اس وقت تو رو رہا تھا اور لوگ ہنس رہے تھے۔ اب تو ہنسی خوشی اور خدا کی رضا اور جنت لینے کیلئے اس کے حضور حاضر ہو رہا ہو اور تیرے اردگرد بیٹھے ہوئے لوگ رو رہے ہوں۔ کہ کیسا اچھا انسان ہم سے جدا ہو گیا۔ مجھے یاد ہے کہ رمضان کے دن تھے آپ کو آپ کے بیٹے مکرم آصف بلوچ گاڑی پر لینے آئے ہوئے تھے۔ میں نے آگے بڑھ کر سلام کیا اور عرض کیا کہ ہمارے خوشاب اور میانوالی میں رواج ہے کہ باپ کے برابر ہو تو چچا کہتے ہیں اس لئے میں تو آپ کو چچا ہی کہوں گا اور دوسری بات یہ کہ ہمارے احتراماً بزرگوں کے گھٹنوں کو ہاتھ لگایا جاتا ہے اس غرض کیلئے میں نے ہاتھ آگے بڑھایا۔ میں نے دیکھا کہ خوشی اور محبت اور جوابی احترام سے آنکھیں بھیگ سی گئیں مگر چہرہ گلاب کی مانند کھل اُٹھا۔ زیر لب دعائیں دیتے ہوئے رخصت ہوئے۔ مگر یہ معلوم نہ تھا کہ یہ آپ سے آخری ملاقات ہوگی۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں

آپ کی سعادت دیکھئے اور انجام بخیر دیکھئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کی وفات کا تذکرہ فرمایا۔ اور بڑے ہی محبت بھرے انداز میں خلفاء سلسلہ کی پیہم نوازشات کا تذکرہ بھی ان الفاظ میں فرمایا۔ مورخہ 7/ اکتوبر 2011ء کے خطبہ جمعہ ہمبرگ جرمنی میں آپ فرماتے ہیں۔

تیسرا جنازہ مکرم ناصر احمد ظفر صاحب ابن مکرم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب کا ہے یہ بھی گو سرکاری ملازم تھے لیکن جماعتی خدمات مختلف موقعوں پر کرنے کی توفیق ملی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد مستقل وقف کی طرح انہوں نے جماعت کی خدمات

باقی صفحہ 6 پر

ر۔امجد

میرے ابو مکرم محمد رفیع جنجوعہ صاحب

میرے ابو جان مکرم محمد رفیع جنجوعہ صاحب دسمبر 1924ء میں موضع پن تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے پیدائشی احمدی اور موصی تھے۔ آپ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا بے حد خیال رکھنے والے منکسر المزاج، صلہ رحمی کرنے والے، ملنسار، مہمان نواز اور خلافت سے بے پناہ محبت کا جذبہ رکھنے والے تھے اور ہمیشہ ہمیں بھی خلافت سے بے پناہ محبت کا درس دیتے رہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ تمام زندگی خدا تعالیٰ کا میرے ساتھ ایسا سلوک رہا جیسے ایک باپ اپنے بیٹے کی انگلی پکڑ کر چلتا ہے اور ہر نشیب و فراز سے گزارتا ہوا بچے کو منزل مقصود تک پہنچا دیتا ہے۔

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

ابو جان نے ابتدائی تعلیم شیخوپورہ سے حاصل کی اور تعلیم حاصل کے بعد اٹھارہ سال کی عمر میں 1942ء میں دوسری جنگ عظیم میں فوج میں بھرتی ہوئے۔ 1943ء میں محاذ پر جانے سے پہلے ایک دن کی رخصت لے کر جلسہ سالانہ پر قادیان پہنچے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملاقات کے لئے سیدھے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے دفتر پہنچے حضور سے ملاقات کی عاجزانہ درخواست کی مگر سیکرٹری صاحب نے کہا انفرادی ملاقات نہیں ہو سکتی بہت منت سماجت کی مگر وہ نہ مانے دفتر سے الگ ایک کونے میں نصف گھنٹہ دعا کرتے رہے پھر سیکرٹری صاحب سے کہا کہ میں فوج میں ہوں بڑی مشکل سے چوبیس گھنٹے کا نائٹ پاس ملا ہے لیکن جواب ملا کہ انفرادی ملاقات نہیں ہو سکتی پھر خاموش ہو گئے اتنے میں اوپر سے حضور کا فون آ گیا کہ جو ملاقاتی سیڑھیوں پر کھڑا ہے اسے اوپر بھیج دو۔ سیکرٹری صاحب کہنے لگے آپ بہت خوش قسمت ہیں آپ کو حضور نے اوپر بلایا ہے۔ ابو جان کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی فوراً اوپر چلے گئے دوزانو ہو کر حضور کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بہت روئے اور بصد مشکل یہ کہہ سکے کہ حضور میں محاذ پر جا رہا ہوں۔ میری سلامتی کی دعا فرمائیں۔ حضور کی دعا کی قبولیت کا اثر اسی روز سے شروع ہو گیا۔ جاپان کے محاذ پر جا رہے تھے رستہ میں ہی جرمنی نے ہتھیار ڈال دئے آدھا خطرہ ٹل گیا۔ جب کلکتہ پہنچے تو امریکہ نے ہیروشیما، ناگاساکی پر ایٹم بم گرا کر جاپان سے ہتھیار ڈلوائے اسی پر بس نہیں ملک کو آزادی ملی پاکستان بن گیا۔ 1965ء کی جنگ میں سابق فوجیوں کو بلوایا گیا۔ ابو جان کا سنٹر رسالپور تھا رسالپور ریلوے سٹیشن پر ہی ابھی پہنچے کہ جنگ بند ہو گئی۔ 1971ء کی جنگ میں پھر سابق فوجیوں کو بلایا گیا ابو جان رسالپور پہنچے کہ 71 کی جنگ بھی ختم ہو گئی غرضیکہ اتنی جگہوں کی معمولی سی تپش بھی ابو جان کو مس نہ کر سکی اور حضور نے ان کی سلامتی کے لئے جو دعا کی تھی وہ من وعن پوری ہوئی فوج میں ملازمت کے دوران جب فارغ وقت ملتا تو ان کے ساتھی تاش کھیلتے اور سگریٹ نوشی میں مصروف ہو جاتے لیکن ابو جان ایک طرف جائے نماز بچھا کر نوافل کی ادائیگی میں مصروف ہو جاتے روزانہ سو نفل ادا کرنا ان کا معمول تھا۔ ہمیشہ ہمیں بھی عبادت میں مشغول رہنے کا درس دیتے رہے۔

1947ء میں خلیفۃ المسیح الثانی نے ریٹائرڈ فوجیوں کو تحریک فرمائی کہ وہ حفاظت مرکز کے لئے حاضر ہوں ابو جان بھی حاضر ہو گئے انہیں 20 آدمیوں کے ہمراہ بہشتی مقبرہ قادیان کی حفاظت کی ڈیوٹی مل گئی اور حضرت مسیح موعود کے مزار پر ڈیوٹی دینے کی سعادت ابو جان کو نصیب ہوئی۔ 1949ء میں انہیں انجمن کی زمینوں پر محمد آباد سٹیٹ میں بطور ٹریکٹر مکینک ملازمت مل گئی وہاں پانچ سال رہے ہر سال دو اڑھائی ماہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی صحبت نصیب ہوتی رہی اور مجلس عرفان کے دوران حضور کو دبانے کی سعادت بھی ملی۔

سانس کی تکلیف کے باعث ڈاکٹروں کے مشورے سے انہیں پنجاب آنا پڑا یہاں انہیں تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی میں سرکاری ملازمت مل گئی۔ سرکاری ملازمت کے دوران مختلف جگہوں پر تبادلے ہوتے رہے اور چند جگہوں پر مخالفت کا سامنا بھی کرنا پڑا آپ کی ورکشاپ کے غیر احمدی ساتھیوں نے کہا کہ یہاں کا افسر احمدیت کا شدید مخالف ہے وہ آپ کو ملازمت سے نکال دے گا۔ آپ یہاں پر یہ ظاہر نہ ہونے دیں کہ آپ احمدی ہیں۔ لیکن ابو جان نے کہا میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدی ہوں اور علی الاعلان اس بات کا اعتراف کروں گا میں کسی جانی اور مالی نقصان سے نہیں گھبراتا اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ ہر جگہ محفوظ رہے اور آپ کے خلاف سازشیں کرنے والے مخالفین کو شرمندگی اور ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ 1953ء اور 1974ء کے پر آشوب حالات میں مخالفت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اپنی سرکاری ملازمت کے دوران لیہ جو اس وقت ضلع مظفر گڑھ کی تحصیل تھی۔ 1960ء تا 1969ء تک جماعت احمدیہ لیہ کے سیکرٹری مال رہے۔ قائد خدام الاحمدیہ ضلع کی رخصت کی وجہ سے قائم مقام قائد ضلع کی خدمات پر مامور ہوئے اسی طرح ماسٹر حامد علی صاحب امیر ضلع مظفر گڑھ نے تین ماہ کی رخصت لی ابو جان ان کی جگہ قائم مقام امیر ضلع مقرر ہوئے۔ خلیفۃ المسیح الثالث اپنی خلافت کے پہلے دو سالوں میں بغرض شکار لیہ تشریف لاتے رہے۔ انہیں خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت کا شرف بھی حاصل ہوا۔ 1970ء کے شروع میں قائد آباد ضلع سرگودھا میں تبادلہ ہو گیا۔ یہاں کی جماعت کے سیکرٹری مال اور امام الصلوٰۃ کے فرائض ادا کرتے رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد سرگودھا میں رہائش پذیر ہو گئے اور مرزا عبدالحق کی ہمسائیگی اختیار کر لی اور 12 سال تک مرزا صاحب کی محبت نصیب ہوئی اور ان کے ساتھ ایسے مراسم قائم ہو گئے جیسے یک جان دو قالب۔ سرگودھا میں حلقہ مبارک کے سیکرٹری مال، سیکرٹری تحریک جدید، سیکرٹری وقف جدید اور سیکرٹری وصایا کے علاوہ زعیم انصار اللہ کی خدمت پر مامور رہے جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے وقف نو کی تحریک کا آغاز کیا تو حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے آپ کو ضلع سرگودھا کا وقف نو کا سیکرٹری مقرر کر دیا۔ 1998ء سے ربوہ میں رہائش اختیار کر لی ربوہ آتے ہی محلّہ دارالرحمت شرقی راجیکی کے سیکرٹری تحریک جدید کی حیثیت سے خدمت کا آغاز کیا 12 سال تک بفضل خدا سیکرٹری تحریک جدید کے فرائض ادا کئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ان سالوں میں ہمیشہ ٹارگٹ پورا ہوتا رہا۔ 2اڑھائی سال قائم مقام صدر محلّہ کی حیثیت سے بھی خدمت کرنے کا موقع ملا خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام فرائض خوش اسلوبی سے ادا ہوتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جب پانچ ہزار مجاہدین کے کھاتے ان کے ورثاء کو بحال کرنے کا حکم صادر فرمایا تو ابو جان چونکہ سیکرٹری تحریک جدید تھے فوراً اس پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے بھائی منشی محمد نذیر صاحب کا پورے سو سال یعنی 1934ء تا 2034ء تک کا چندہ ادا کر کے چوہدری شبیر صاحب سے سو سالہ گوشوارہ بنوا کر محفوظ کر لیا اور ہمیشہ یہی کہا کرتے کہ ہر عہدے دار کو چاہئے کہ پہلے خود عمل کرے اور پھر دوسروں سے کرائے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ابو جان خود بھی تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل تھے۔ خلیفۂ وقت کی طرف سے پیش ہونے والی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ آپ نے بچپن سے بڑھاپے تک کے حالات زندگی اپنی کتاب ''کاروان حیات'' میں لکھے اور کتاب کے آخر میں اپنی اولاد اور عزیزوں کو یوں نصیحت کی ''اے میرے عزیزو! خلیفہ وقت سے دلی وابستگی جاں نثاری ہر دکھ درد کا مداوا بن جاتی ہے۔ اے میرے پیارو! خلافت کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑنا اسی میں تمہاری فلاح اور اسی میں تمہاری دین و دنیا کی بے پناہ دولت کا راز ہے۔ حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ بے حد شوق سے کرتے اور انہیں بہت سنبھال کر رکھتے اور ہمیشہ ہم سے کہتے یہ ایک انمول خزانہ ہے ہمیشہ اس کی حفاظت کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے ابو جان پر اپنے فضلوں کی بے شمار بارشیں کیں اور وہ انتہائی بھرپور زندگی گزار کر بعمر 86 سال 18 ستمبر 2011ء کو نماز فجر ادا کرنے کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

دعا ہے خدا تعالیٰ میرے پیارے ابو جان پر ہزار ہزار رحمتیں نازل فرمائے۔ اور ان سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس کے اعلیٰ سے اعلیٰ مقام پر جگہ دے۔ ہماری والدہ ہم سب بہن بھائیوں اور تمام عزیز و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خلافت سے ہمیشہ سچی وفا اور سلسلہ کی خدمت میں مصروف رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

بقیہ صفحہ 5 مکرم ناصر احمد ظفر صاحب کی یادیں

انجام دی ہیں اور علاقے کے لوگوں کے ساتھ ان کا اچھا میل جول تھا اور خلیفۃ المسیح الثالث بھی، خلیفۃ المسیح الرابع بھی اس کے بعد میں بھی مختلف لوگوں کے تعلق کی وجہ سے مختلف کاموں کیلئے بھیجتا رہتا تھا۔ اچھے ایک علاقے کے سوشل ورکر بھی تھے تعلقات بھی ان کو رکھنے آتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر اور ہمت عطا فرمائے۔ آمین

(روزنامہ الفضل 29 نومبر 2011ء)

آپ کے گھر میں بھی خلفاء سلسلہ کی عنایات کے خطوط جو ان کی اولاد کیلئے سرمایہ حیات اور ترکہ ہیں فائلوں میں خوبصورتی سے سجے ہوئے پھولوں کی طرح رکھے ہوئے۔

مروں تو بس یہ اثاثہ مرے مکاں سے ملے

ہمارے ایک ساتھی نے یہ بات بیان کی کہ مکرم ناصر احمد ظفر صاحب اکثر ایک تصویر کا ذکر کیا کرتے تھے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے ہاتھ مبارک سے کھینچی۔ ان دنوں وہ کیمرہ نیا نیا آیا تھا حضور نے ان کو اپنی زمین پر احمد نگر بلایا اور کھڑا کر کے کیمرہ سیٹ کیا اور خود آ کر از راہ شفقت ساتھ کھڑے ہو گئے۔ یہ یادگار تصویر اب بھی ان کے ڈرائنگ روم کو عزت اور رونق بخش رہی ہے۔ مرحوم بیشمار خوبیوں کے مالک تھے۔ اگر یوں کہا جائے کہ سرتاپا خوبیوں سے مرصع تھے۔ باطنی خوبیاں تو تھیں ہی ظاہری صفائی ستھرائی خوش لباس خوش ذوقی خوش گفتاری بھی آپ کی زندگی کا مرصع تھی۔ ذوقِ عبادت جوانی سے ہی تھا تہجد اور پنج وقتہ نماز کے پابند تھے کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

جوانی میں عدم کے واسطے سامان کر غافل
مسافر شب کو اٹھتے ہیں جو جانا دور ہوتا ہے

بلاشبہ وہ اس سفر کیلئے بھرپور تیار ہو کر گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور آپ کے لواحقین کو صبر و جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں اور نیکیوں کا امین بنائے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم عبدالرزاق خان صاحب بلوچ معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے سنٹر چک 25 رب سٹھیالی خورد ضلع ننکانہ کی جماعت کی ایک بچی آمنہ محمود بنت مکرم محمود طارق تارڑ صاحب نے دس سال کی عمر میں قرآن مجید کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ بچی کی تقریب آمین مورخہ 31 جنوری 2012ء کو احمدیہ بیت الذکر سٹھیالی خورد میں فجر کی نماز کے بعد ہوئی۔ بچی سے قرآن مجید محترم رضوان احمد باجوہ صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے سنا۔ قرآن مجید پڑھانے کی سعادت خاکسار کو حاصل ہوئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قرآنی برکات سے فیضیاب کرتے ہوئے آئندہ زندگی میں کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ناصر احمد طاہر صاحب منتظم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ نصیر آباد رحمان ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرمہ جنت النساء صاحبہ بیوہ مکرم صوفی عبدالغفور صاحب سابق معلم وقف جدید ربوہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔ پیرانہ سالی ہے۔ احباب کرام سے موصوفہ کی جلد و کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم چوہدری رشید محمود کاہلوں صاحب صدر جماعت احمدیہ حلقہ سبزہ زار لاہور تحریر کرتے ہیں کہ ہمارے حلقہ سبزہ زار کے زعیم اعلیٰ انصاراللہ مکرم عبدالواسع سہیل صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ حلقہ سبزہ زار لاہور کی اہلیہ کا کینسر کا آپریشن فوجی فاؤنڈیشن ہسپتال راولپنڈی میں متوقع ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ آپریشن کامیاب کرے اور ہر قسم کی جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم ندیم احمد الیاس صاحب دارالیمن غربی شکر ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ مکرمہ نصرت نسیم صاحبہ اہلیہ مکرم الیاس احمد صاحب کو ایک ماہ سے پھیپھڑوں اور گردوں میں انفیکشن اور سانس کی تکلیف ہے اور دو ہفتوں سے بہت سخت بخار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم میاں منظور احمد غالب صاحب سیکرٹری مال دارالانوار ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے چھوٹے بیٹے مکرم میاں ناصر احمد غالب صاحب سیکرٹری وصایا دارالانوار ربوہ 2 ہفتے سے گردہ میں سوزش کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم نصر اللہ بلوچ صاحب دارالعلوم غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بیٹے مکرم ذیشان نصر صاحب جرمنی کو مورخہ 28 مارچ 2012ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کا نام فاران نصر عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم رشید احمد صاحب جوئیہ جرمنی کا نواسہ، والد کی طرف سے محترم مولانا عبدالرحمٰن مبشر صاحب آف ڈیرہ غازی خان، محترم ناصر احمد ظفر صاحب بلوچ اور حضرت صوبیدار میجر ڈاکٹر ظفر حسن صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

نکاح

مکرم چوہدری منور احمد صاحب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم فیصل ندیم صاحب بشیر آباد ربوہ حال مقیم لندن کے نکاح کا اعلان مورخہ 4 جنوری 2012ء کو بعد از نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے مکرمہ فائزہ حسن صاحبہ بنت مکرم احمد حسن صاحب کے ساتھ مبلغ 10 ہزار پاؤنڈ حق مہر پر کیا۔ مکرم فیصل ندیم صاحب مکرم ٹھیکیدار چوہدری عبدالغفور صاحب بشیر آباد ربوہ کے پوتے اور مکرمہ فائزہ حسن صاحبہ مکرم علی محمد صاحب کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور جماعت احمدیہ کیلئے ہر لحاظ سے خیروبرکت کا موجب بنائے۔ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رکھے اور خلافت احمدیہ کے سچے حقیقی جانثار اور وفادار بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم محمد آصف باجوہ صاحب کارکن بیت اقصیٰ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مورخہ 12 مارچ 2012ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے جو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام منیفہ احمد عطا فرمایا ہے۔ جو مکرم محمد اقبال باجوہ صاحب چک نمبر 312 کتھووالی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی پوتی اور مکرم ریاض احمد باجوہ صاحب 63 ڈی بی بہاولنگر کی نواسی اور مکرم رضوان احمد باجوہ صاحب معلم سلسلہ کی بھانجی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ولادت

مکرمہ ڈاکٹر صادقہ جبین صاحبہ جوہر ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے میرے بیٹے مکرم فاران احمد خان صاحب آئرلینڈ کو ایک بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام مائشہ احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم نثار احمد خان صاحب مرحوم کی پہلی پوتی اور مکرم قاضی نعیم احمد صاحب جرمنی کی پہلی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو نیک، خادمہ دین، درازی عمر والی اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم نجم الثاقب صاحب ڈیفنس کراچی تحریر کرتے ہیں۔

میرے سسر مکرم شیخ حکیم منور احمد صاحب آف کراچی D.H.A مورخہ یکم مارچ 2012ء کو مختصر علالت کے بعد بعمر 69 سال وفات پا گئے۔ 2 مارچ 2012ء کو بعد نماز جمعہ نماز جنازہ ادا کی گئی اور کراچی کے مقامی قبرستان باغ احمد میں تدفین ہوئی۔ مرحوم نہایت منکسر المزاج، پابند صوم وصلوٰۃ خوش مزاج اور محنتی تھے جہاں بھی جاتے محفل میں لوگوں کے دل لبھاتے اور سب کو خوش رکھتے اپنے بچوں اور میرے ساتھ دوست کی طرح وقت گزارتے جو بھی عزیز رشتہ دار کراچی آتے ان کیلئے وقت نکال کر انہیں گھمانے کیلئے لے جاتے خاطر تواضع کرتے تو بہت خوش ہوتے اکثر مہمان کئی کئی دن ان کے ہاں قیام کرتے تو نہایت خوش اسلوبی سے خدمت کرتے اور بہت خوشی محسوس کرتے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ناظم الدین صاحب سابق زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ بیت الاحد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے خالہ زاد بھائی مکرم غلام سرور صاحب موہنی روڈ لاہور عرصہ 8 ماہ ہوئے چھت سے گر گئے تھے۔ اس وقت سے بیمار ہیں۔ اب یادداشت بھی کم ہوگئی ہے۔ کمزوری بھی بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم مشہود احمد صاحب مربی اطفال گوجرخان تحریر کرتے ہیں۔

میرے پھوپھا مکرم شیخ بشیر احمد صاحب لیڈر مرچنٹ اوکاڑہ والے ایک لمبی بیماری کے بعد جرمنی میں 7 مارچ 2012ء کو وفات پا گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ اگلے دن جرمنی میں ادا کی گئی اور وہیں پر تدفین ہوئی مرحوم نے بیوی کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں جو سب شادی شدہ ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم شیخ تنویر احمد ناصر صاحب ترکہ مکرمہ امینہ بیگم صاحبہ)

مکرم شیخ تنویر احمد ناصر صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ امینہ بیگم صاحبہ وفات پا چکی ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 7/15 محلہ دارالرحمت برقبہ 1 کنال میں سے 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم شیخ منیر احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ امۃ السلام صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرم شیخ تنویر احمد ناصر صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ضرورت خادمات

مکرم محمد عباس احمد صاحب تحریر کرتے ہیں۔

ربوہ میں ایک فیملی کیلئے دو ایسی اکیلی خواتین جو چوبیس گھنٹے گھریلو خدمت سرانجام دے سکیں۔ کی ضرورت ہے۔ معقول تنخواہ اور معقول رہائش مہیا کی جائے گی۔ فون نمبر: 0333-6572963

درخواست دعا

مکرم حبیب احمد شاہد صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری مال دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سابق امیر ضلع بہاولپور بیمار ہیں دل کا عارضہ ہے کمزوری بہت زیادہ ہے۔ گھر میں ہی زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

محترمہ سعیدہ جواد صاحبہ اہلیہ محترم سید جواد علی شاہ صاحب مرحوم مربی سلسلہ مقیم کوارٹرز تحریک جدید ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

ہماری بیٹی محترمہ سیدہ نزہت جواد صاحبہ کا دماغ کی رسولی کا کامیاب آپریشن زینب میموریل ہسپتال لاہور میں چند دن قبل ہوا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مریضہ کو آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور کامل شفایابی عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ظہور احمد صاحب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ امۃ الکریم صاحبہ لیکچرار گورنمنٹ کالج اٹک اہلیہ مکرم حمید احمد صاحب کی طبیعت گزشتہ تقریباً ایک ماہ سے ہڈیوں میں کمزوری کی وجہ سے کافی خراب ہے۔ بیماری کا اثر پورے جسم میں پھیل چکا ہے۔ ٹانگ بھی اسی وجہ سے فریکچر ہوئی ہے کیونکہ ہڈیاں کافی کمزور ہو چکی ہیں۔ کچھ عرصہ واہ کینٹ اور CMH ہسپتال اٹک کے ICU وارڈ میں رہنے کے بعد آجکل گھر پر ہی صاحب فراش ہیں۔ ابھی خود اٹھ بیٹھ بھی نہیں سکتیں۔ کمزوری دن بدن بڑھتی جارہی ہے اور اکثر غنودگی بھی رہتی ہے۔ حالت تشویشناک ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم مرتضیٰ احمد جنجوعہ صاحب لقمان ہیئر فیشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار کے خالو مکرم محمد شریف صاحب ولد مکرم محمد دین صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ کو چند دن پہلے بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا ہے اور ساتھ دل کی تکلیف بھی ہوئی ہے۔ اس وقت حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل سے شفاء عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ آمین

خریداران الفضل متوجہ ہوں

جو خریداران الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ مارچ 2012ء مبلغ -/135 روپے بنتا ہے بل کی ادائیگی جلد از جلد کردیں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 4 اپریل	
طلوع فجر	4:27
طلوع آفتاب	5:52
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	6:31

تریاق مثانہ
کثرت پیشاب کی مفید ترین دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

Ph:6212868
Res:6212867
خالص سونے کے زیورات
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

FUTURE RACE SCHOOL
ہمیں اپنے ادارہ کیلئے لیڈی ٹیچرز کی ضرورت ہے۔
تعلیمی قابلیت MA/B.Sc انگلش
0332-7057097,6213194

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

ربوہ میں جدید سہولیات اور ماہر لیڈی ٹیچرز کی محنت ایک ساتھ
NEW PARADISE ACADEMY
Oxford Syllabus
Computer Lab
Library
Pick & drop facility
پلے گروپ اور 8th کلاس تک داخلے جاری ہیں
99۔ مسرور ٹاؤن۔ نصرت آباد ربوہ 0332-7056211 پرنسپل حافظہ عطیۃ الجلیل

لان ہی لان
لان 2012ء کے نئے پرنٹ آگئے ہیں
0333-6550796
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی سٹور ربوہ

سروس شوز پوائنٹ کالج روڈ سے اقصیٰ روڈ پر منتقل ہو چکی ہے
سروس شوز پوائنٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
سکول شوز کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
0476212762-0301-7970654

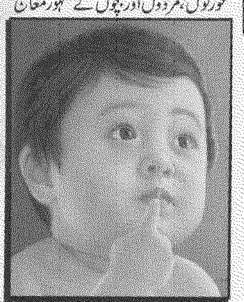

خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء
ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج
خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے دعائیں حاصل کر رہا ہے
حکیم عبدالحمید اعوان (مرحوم)
چشمہ فیض
مطب حمید (رجسٹرڈ) کا مشہور دواخانہ
ہر ماہ کی 3-4-5 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 6-7 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 10-11-12 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ کی 15-16-17 تاریخ کو سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 18-19-20 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گرڈ اسٹیشن گلشن راوی روڈ لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہر ماہ کی 23-24 تاریخ کو ہارون آباد ضیا شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ کی 25-26-27 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون 061-4542502 موبائل: 0300-9644528
ہیڈ آفس مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com
سب آفس مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com

FR-10

Homoeopathy ھوالشافی The Nature's Wonder
سرجری سے پہلے جہاں اور بھی ہیں
خدانخواستہ آپ یا آپ کا کوئی عزیز کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہے جس کے لئے آپریشن تجویز کیا گیا ہے تو ہمارا مشورہ ہے کہ ایک بار تشریف لائیں۔ بہت سے خواتین/حضرات ہمارے تجویز کردہ علاج سے آپریشن کی صعوبت اور اخراجات سے محفوظ ہو چکے ہیں
اپنی رپورٹس اور نسخہ جات لے کر اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں
فیس آپریشن کیسز اور دیگر پیچیدہ بیماریاں -/200 روپے
پرانی عام بیماریاں -/60 روپے نزلہ زکام بخار وغیرہ -/30 روپے
اوقات کار: 10 بجے تا 1 بجے دوپہر، عصر تا مغرب کے 1 گھنٹہ بعد تک
زیر نگرانی: سکواڈرن لیڈر (ر) عبدالباسط (ہومیو فزیشن)
سنٹر فار کرانک ڈیزیز طارق مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
0300-7705078 047-6005688
نوٹ: یہاں صرف نسخہ تجویز کیا جاتا ہے۔

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مشر احمد طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ